تقریر

تقریر بابت تربیت
وقت 5-7 منٹ

انسانی جسم بطور ایک خِلعتِ فاخرہ

اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیۡرٌ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ (الاعراف:27)

اے بنی آدم! یقیناً ہم نے تم پر لباس اُتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت کے طور پر ہے۔ اور رہا تقویٰ کا لباس! تو وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی آیات میں سے کچھ ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

دو عُضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنّت میں جائے گا
وہ اِک زبان ہے عُضوِ نہانی ہے دُوسرا
یہ ہے حدیثِ سیّدنا سیّد الورٰیؐ

(درثمین)

سامعینِ کرام! حضرت مصلح موعودؓ اپنے خطبات، خطابات، تحریرات اور تقاریر کو سامعین اور قارئین کے لئے اپنے مافی الضمیر کو آسان فہم بنانے کے لئے چھوٹے چھوٹے واقعات سے مزیّن کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپؓ بعنوان "جماعتِ احمدیہ ضرور کامیاب ہوگی" پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمارہے تھے۔ یہ خطبہ جمعہ 12 دسمبر 1930ء کا فرمودہ ہے اِس میں بھی آپؓ نے ایک بڑا سبق آموز و نصیحت سے بھرپور واقعہ سنایا۔ آپؓ فرماتے ہیں۔

"جو یہ خیال کرتا ہے کہ ہم میں وہ کام کرنے کی قابلیت نہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل کی خطرناک ناشکری کرتا ہے اور اگر اس سے توبہ نہ کرے تو اِس بات کا مستحق ہے کہ اُس کے فضلوں سے محروم کر دیا جائے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ **خلعت** ہے جو اُس کی ناقدری کرے گا وہ یقیناً مستوجب سزا ہوگا۔ شِبلی ایک گورنر تھے اُن کے متعلق لکھا ہے کہ وہ نہایت سخت گیر تھے اور اُن کے علاقہ کے لوگ اُن سے بہت خوف کھاتے تھے۔ وہ ایک دفعہ بادشاہ کے دربار میں پیش ہوئے جو ایک جرنیل کی عزّت افزائی کے لئے جس نے بڑی بڑی فتوحات (حاصل) کی تھیں منعقد ہوا تھا۔ بادشاہ نے اِس جرنیل کو **خلعتِ فاخرہ** عطا کی مگر اتفاق ایسا ہوا کہ وہ دربار میں آتے ہوئے کوئی رومال نہ ساتھ لا سکا۔ شاید اُسے نزلہ وغیرہ کی شکایت ہوگی۔ اُسے چھینک جو آئی تو ناک سے رطوبت بہہ نکلی۔ اب وہ اِس حالت میں تو بیٹھ نہ سکتا تھا۔ اُس نے خِلعت کے نیچے سے ہی کپڑا نکالنے کی کوشش کی مگر وہ نہ نکل سکا اِس پر اُس نے خِلعت کے ایک پہلو سے ناک صاف کر لیا۔ بادشاہ دیکھ رہا تھا اُس نے نہایت غضب اور جوش میں حکم دیا کہ اِسے دربار سے نکال دو اور خِلعت واپس لے لو **اُس نے ہماری خِلعت کی بہت بے قدری کی ہے۔** اُس وقت سے گویا اُس کی تمام فتوحات کالعدم ہو گئیں اور وہ اِس بات پر درباری اعزاز سے محروم کر دیا گیا۔ بادشاہ جب اُس جرنیل پر اِس قدر ناراض ہوا تو شِبلی نے ایک چیخ ماری اور سامنے آکر بادشاہ سے کہا۔ **میرا استعفیٰ منظور فرمایئے۔** بادشاہ نے کہا کیوں؟ تمہیں تو مَیں نے کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے جواب دیا مَیں دیکھ رہا ہوں کہ اس شخص نے کس قدر قربانیاں کی تھیں۔ جان، عزّت، بیوی، بچے غرضیکہ ہر چیز قربان کر کے اُس نے آپ کی خدمات کیں اور پھر ایک کپڑے کی بے حُرمتی پر آپ نے اسے اِس قدر سزا دی۔ **مجھے بھی آپ کے ماتحت خدا تعالیٰ نے ایک خِلعت دی ہوئی ہے اور مَیں اُسے ہر آن خراب کر رہا ہوں پھر میرا کیا حشر ہوگا اس لئے میرا استعفیٰ منظور فرمایا جائے۔**

اِس کے بعد وہ کئی بزرگوں کے پاس شاگردی کے لئے گئے۔ مگر وہ اِس قدر ظالم مشہور تھے کہ کسی نے انہیں پاس نہ آنے دیا اور یہی کہا کہ تمہیں تصوّف سے کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی۔ آخر ایک بزرگ غالباً جنید بغدادی نے کہا، اُسی شہر میں جاؤ جہاں تم حکومت کرتے رہے ہو اور ہر دروازہ پر کھڑے ہو کر معافی مانگو چنانچہ انہوں نے ایسا

ہی کیا اور واپس آئے تو آپ نے کہا اب تمہارا نفس کافی ذلیل ہو چکا ہے چنانچہ اپنا شاگرد بنالیا۔(تذکرۃ الاولیاء صفحہ 35-43)۔ قابلیت کا خراب کرلینا انسان کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ جس طرح خِلعت کو انسان خراب کر سکتا ہے۔"

(الفضل 18 دسمبر 1930ء)

سامعین! اِس واقعہ میں بیان سبق اور نصیحت پر گفتگو کرنے سے قبل **خِلعت** کے لغوی معنی جان لیتے ہیں۔ **خِلْعَتْ:** اُس قیمتی پوشاک کو کہتے ہیں جو بادشاہ یا امراء کی طرف سے بطور عزّت افزائی کسی کو ملے اور **خِلعتِ فاخرہ** اُس پوشاک کو کہا جاتا ہے جو باعث فخر ہو۔ **خِلْعَتْ** کا لفظ تحفہ، عطیہ تحسین اور آفرین کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اِن معنوں کی رُو سے خِلعت وہ قیمتی لباس یا پہناوا ہے جس کو پوشاک بھی کہہ سکتے ہیں جو مُلک یا کمیونٹی کا سربراہ یا بادشاہ کسی کے کام یا اُس کی کامیابی پر اُسے عطا کرے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ لباس یا پوشاک کس کام آتا ہے۔ انسان کی خوبصورتی کا باعث بنتا ہے۔ انسان کا Status بڑا ہو جاتا ہے۔ انسان کا ننگ چھپ جاتا ہے۔ یہ انسان کی گرمی کی حدّت اور سردی کی شدّت سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

دنیاوی بادشاہ جو خِلعت سے نوازتا ہے وہ عارضی ہوتی ہے۔ مرورِ زمانہ کے ساتھ وہ خستہ ہو کر پھٹ جاتی ہے۔ موسم کی حدّت وشدّت کی وجہ سے اُس کی خوبصورتی ماند پڑ جاتی ہے۔ اُس کا رنگ پھٹک(Fade) ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ انسان کو پیدائش ہی کے وقت اعزازی طور پر ایک خِلعت سے نوازدیتا ہے۔ یہ خِلعت انسانی جسم ہے۔ جس کو کھال سے سجایا جاتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ ہر ملک، ہر علاقہ، ہر Climate کی مناسبت سے کھال انسان یا حیوان کو عطا کرتا ہے۔ جہاں موسم گرم ہے یا بہت زیادہ سرد ہے تو ایسے انسان پیدا کیے جو اِس موسم کو برداشت کر سکیں۔ جس طرح دنیاوی خِلعت پھول بوٹوں سے سجی ہوتی ہے۔ اِسی طرح انسانی جسم جس کو بطور خِلعت پیش کیا جارہا ہے وہ بھی انسانی اعضاء کے ساتھ مزیّن کی گئی ہے۔ انسانی اعضاء کی درستی اور برمحل استعمال پر خاکسار بیسیوں دفعہ مشاہدات کے قارئین سے مخاطب ہو چکا ہے۔ بطور یاددہانی چند اہم باتیں دوبارہ کردیتا ہوں تا، ہم میں سے ہر انسان عطا کردہ خدائی خِلعت کو صاف ستھرا رکھ سکے تا خود بھی اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِیْمَان کے مطابق ایمان کی چھاپ اُس کے جسم پر لگی رہے اور دوم یہ کہ ماحول میں خوبصورت بھی نظر آئے اور لوگ اس کے قریب بیٹھ کر دینی باتیں سنیں۔ انسانی خِلعتِ فاخرہ یعنی جسم کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے دِل کی بہت اہمیت ہے۔ جو جسم کی صفائی کے لئے خون کو صاف کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دل کو ایک نہر سے تشبیہہ دی ہے۔ فرماتے ہیں:

"دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جس میں سے اَور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں جن کو سُوا کہتے ہیں یا راجا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یعنی سُوئے کا پانی خراب اور گندہ اور مَیلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے تو سمجھو کہ اُس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 459)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس حقیقت کو یوں بیان فرمایا:

"سُن لو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا تو سارا بدن درست ہو گا اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ سُن لو وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔"

(بخاری:52)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے فرمایا:

"انسان کے تمام اعمال کا منبع اُس کا دل ہے۔ اگر انسان کے دل میں نیک اور پاکیزہ جذبات ہوں گے تو اس کے سارے اعمال لازماً نیکی کے رستہ پر چلیں گے لیکن اگر دل کے جذبات ناپاک اور گندے ہوں گے تو اعمال بھی لامحالہ گندے رستہ پر پڑ جائیں گے کیونکہ دل کے جذبات بیج کا رنگ رکھتے ہیں اور عمل وہ درخت ہے جو اُس کے بیج سے پیدا ہوتا ہے۔"

(چالیس جواہر پارے صفحہ 115)

سامعین! ہم اوپر سُن آئے ہیں کہ انسانی خِلعت کو گندا کرنے میں دل کے بعد زبان کا کردار سب سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اَور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں ایسے بہت سے نیک اعمال کا ذکر فرمایا ہے جن کا تعلق زبان سے ہے اور ایسی بہت سی بُرائیوں کا ذکر کیا ہے جن کا تعلق بھی زبان سے ہے۔ جو انسان

کو دی ہوئی خدائی پوشاک کو اتنا گندا کرتے ہیں کہ وہ جہنم کی راہ دیکھتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان سے ناجائز اور غلوّ باتوں کو زنا سے تعبیر فرمایا ہے۔ ایک جگہ فرمایا ہے۔ انسان کے اندر دو سوراخ انسان سے زنا کرواتے ہیں۔ اُن میں ایک زبان کا سوراخ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

دو عُضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنّت میں جائے گا
وہ اِک زبان ہے عُضوِ نہانی ہے دُوسرا
یہ ہے حدیثِ سیّدنا سیّد الوریٰ

زبان کی دل سے نسبت کا ذکر کسی حد تک ہم اُوپر کر آئے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی بندے کا ایمان درست نہیں ہوتا جب تک اُس کا دل درست نہ ہو اور اُس کا دل درست نہیں ہوتا جب تک اُس کی زبان درست نہ ہو۔

(مسند احمد 12636)

پھر حضورؐ نے مسلمان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں۔

(الجامع الکبیر للترمذی)

اس حدیث میں زبان کو ہاتھ پر فوقیت دے کر زبان کے درست اور بر محل استعمال کی طرف توجہ دلائی ہے۔

پیارے بھائیو! اوپر زبان کا ہاتھ کے ساتھ ایک تعلق کا سُن آئے ہیں۔ آئیں! اب ہاتھ اور پاؤں کا ذکر کرتے ہیں۔ انسانی پوشاک میں ہاتھ اور پاؤں کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ نیکی اور بدی کے اکثر اعمال و افعال میں یہ دونوں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً مسجد جا کر نماز ادا کرنے میں یہ دونوں برابر استعمال ہوتے ہیں۔ وضو یا بیماری کی صورت میں مسح کرنے سے لے کر نماز کی حرکات و سکنات میں ہاتھوں کا استعمال ہے۔ جبکہ مسجد تک جانے کے لئے پاؤں استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ اچھی یا بُری محفلوں میں جاتے ہوئے بھی پاؤں سے کام لیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بعض اوقات انسان ہاتھوں سے بہت بے رحمی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کے ہاتھ بے جا طور پر اعتدال سے نہیں بڑھتے۔ وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 80-81)

اگر انسانی گاؤن کے تمام اعضاء کا ذکر کریں تو ایک محدود وقت کی تقریر میں ممکن نہیں۔ ایک دو کا مزید ذکر کر کے مَیں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ انسانی لباس کو سنورنے اور یا اُسے گدلا کرنے میں آنکھ کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں پردے کا حکم دیا تو اِس حکم میں صرف ایک سانجھا عمل غضِّ بصر ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں سے پہلے دیا ہے اور پردے سے متعلق باقی تمام حکموں کا تعلق عورتوں سے ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

(مسلم:1159)

یعنی تمہارے اوپر آنکھوں کے حقوق ہیں۔ اِن حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اپنی آنکھوں کو شہوتوں اور فُحش کاموں سے بچائیں۔ اِن بیش قیمت آنکھوں سے صرف جائز چیزوں کو دیکھیں۔

سامعین! ایک محاورہ مشہور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک زبان اور دو کان دیے ہیں مگر دو کان ہونے کے باوجود انسان سنتا کم ہے اور ایک زبان ہوتے ہوئے وہ بولتا زیادہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن انسانی اعضاء کے زنا کا ذکر فرمایا ہے۔ اُن میں سے کان بھی شامل ہیں جو غلط باتوں کا سننا ہے۔ شہوت یا لذّت کے ساتھ ایسی چیزیں سننا ہے جو شرعاً حرام ہیں۔ جن میں گانے، فُحش گفتگو یا ایسی گفتگو سننا جس سے انسان کے دل میں غلط جذبات پیدا ہوں۔ کانوں کی بدکاری میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا (بنی اسرائیل:37) کہ کان، آنکھ اور دل کا کردار آخری روز پوچھا جائے گا۔

پیارے بھائیو! بس اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کو لباسُ التقویٰ کہہ کر پکارا ہے۔ سورۃ الاعراف آیت 27 جس کی تلاوت تقریر کے آغاز پر خاکسار کر آیا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے بنی آدم! یقیناً ہم نے تم پر لباس اُتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت کے طور پر ہے اور رہا تقویٰ کا لباس! تو وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی آیات میں سے کچھ ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

یہ وہی مضمون ہے جس کی ایک جھلک ہم اوپر سُن آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو گاؤن انسان کو پہنایا ہے وہ انسان کی اُن کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے جو انسان اعضاء سے سرزد ہوتی ہیں اور اِن انسانی اعضاء سے نیک، اچھے اور اسلامی عمل کروا کر اِس لبادے کو خوبصورت بناتا ہے۔ اِسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت کا اور عورت کو مرد کا لباس قرار دے کر بیان فرمایا ہے۔

انسان جب پیدا ہوتا ہے تو بدیوں سے پاک وصاف ہوتا ہے۔ جیسے کسی نے یوں عکاسی کیا ہے۔ کورا کاغذ تھا یہ مَن میرا۔ یعنی انسان پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک تھا پھر بُرے، گندے اور غیر اسلامی افعال سے اپنے جسم کو گدلا کرتا گیا۔ اِسے کورا کاغذ رہنے اور بننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اخلاقِ حسنہ اپنانے کی مسلسل تلقین فرمائی ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تک تقویٰ پہنچتا ہے نہ کہ تمہارا خون یا گوشت پوست۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَیں تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑے جارہا ہوں کہ جب تک تم ان پر عمل پیرا ہو گے کبھی ناکام و نامراد نہ رہو گے اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنّت ہے۔"

(مؤطا امام مالك كتاب القدر)

بس انہی دو مآخذ میں بیان ہدایات پر عمل ہی ایک مؤمن کو اپنے لباس اور گاؤن کو گندگی سے پاک وصاف رکھ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اسلام ایک ایسا کامل اور مکمل مذہب ہے جس میں بظاہر چھوٹی نظر آنے والی بات کے متعلق بھی احکامات موجود ہیں۔ یہ بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں انسان کی شخصیت کو بنانے اور کردار کو سنوارنے کا باعث بنتی ہیں۔ ان سے ظاہری طور پر بھی انسان کے مزاج کا پتہ چلتا ہے۔ اور اگر مومن ہے تو اللہ تعالیٰ سے تعلق کا بھی پتہ چلتا ہے، انہی باتوں میں سے ایک پاکیزگی یا طہارت یا نظافت ہے اور ایک مومن میں اس کا پایا جانا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پاکیزگی اور صفائی پسند ہے اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ (البقرہ: 223) لیکن یہ بات واضح ہونی چاہئے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا ہے کہ اصل اللہ تعالیٰ کا محبوب انسان اس وقت بنتا ہے جب توبہ و استغفار سے اپنی باطنی صفائی کا بھی ظاہری صفائی کے ساتھ اہتمام کرے۔ ہم میں سے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے کے بعد ہم اپنی ظاہری و باطنی صفائی کی طرف خاص توجہ دیں تاکہ ہماری روح و جسم ایک طرح سے اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے والے ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ اپریل 2004ء)

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)